تقلید
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن
كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ
سورۂ توبہ
آیت 122
صاحبانِ ایمان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل پڑیں
تو ہر گروہ میں سے ایک جماعت اِس کام کے لئے کیوں نہیں نکلتی ہے کہ
دین کا علم حاصل کرے اور پھر جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کر آئے تو
انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ شاید وہ اسی طرح ڈرنے لگیں۔۔
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا
فقہاء میں سے جو شخص بھی اپنے نفس کو نہ بیچتا ہو،
دین کی حفاظت کرتا ہو ،
خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کرتا ہو ،
اپنے پروردگار کا مطیع و فرمانبردار ہو
پس عوام کیلئے لازم ہے کہ اُس کی تقلید کرلیں۔۔
(وسائل الشیعہ، باب ۱۰، کتاب القضا)
یا امام حسن عسکری علیہ السلام
www.facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)

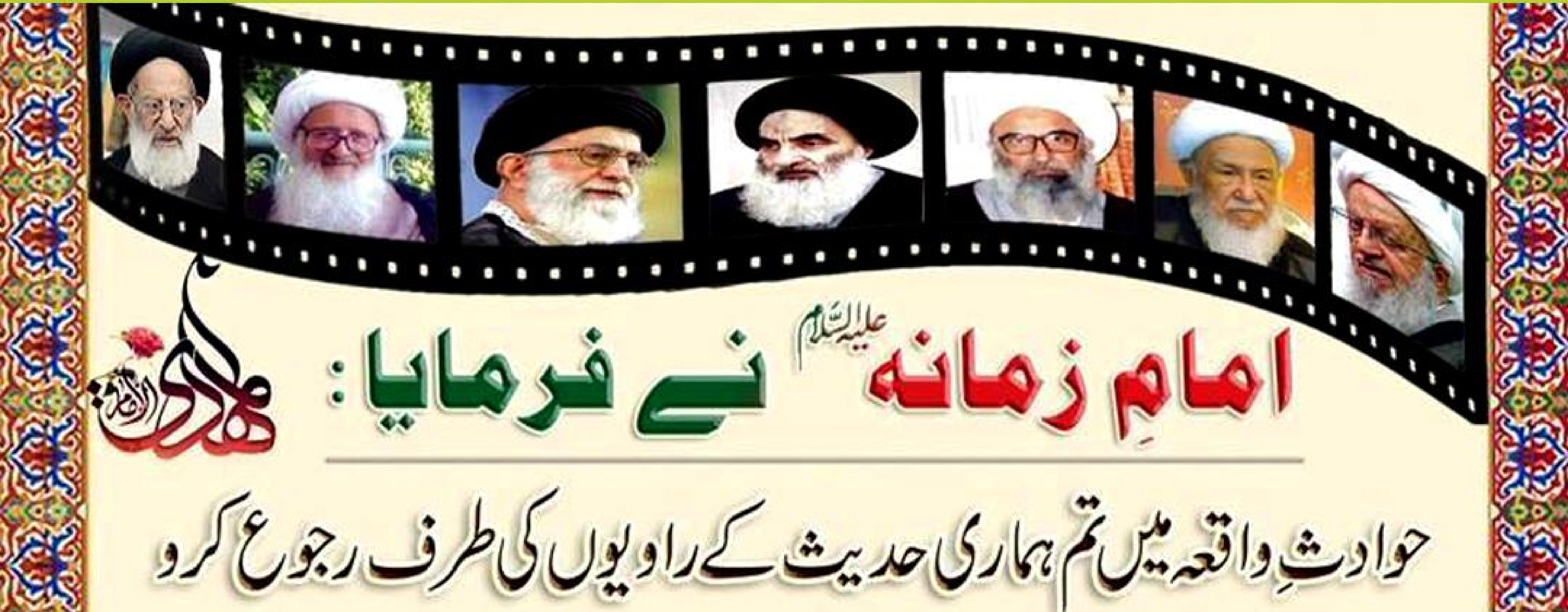
امامِ زمانہ علیہ السلام نے فرمایا:
حوادثِ واقعہ میں تم ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو
کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجّت ہیں اور
میں خدا کی طرف سے اُن پر حجّت ہوں۔۔
(اکمال الدین واتمام النعمہ ،
وسائل الشیعہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۱)
www.facebook.com/madrasatulqaaim
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

فتویٰ دینے والے
علماء کی عظمت
باقر العلوم علیہ السلام
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ
امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے صحابی ابان بن تغلب سے فرمایا
اے ابان۔! کوفہ کی مسجد میں جا کر بیٹھ جاؤ
اور لوگوں کو فتویٰ دو، میں اپنے شیعوں میں
تم جیسے فتویٰ دینے والوں کو پسند کرتا ہوں۔۔
(مستدرک الوسائل۔ میرزا حسین نوریؒ۔ جلد 17۔ ص 315)
www.facebook.com/madrasatulqaaim

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
میں قیامت کے دن اپنی اُمّت کے علماء پر فخر کروں گا
میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں۔۔
(جامع الاخبار۔ شیخ صدوقؒ)
MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim

علماء کا احترام
حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جس نے علماء کا احترام کیا
اُس نے خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا احترام کیا۔۔
(نہج الفصاحہ حدیث 450)
www.facebook.com/madrasatulqaaim

ایک غور طلب بات

تمام شیعیانِ حیدرِ کرارؑ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرمؐ دنیا سے پردہ فرمانے سے پہلے اپنا جانشین مقرّر کر کے گئے اور دینِ خدا کی قیادت کو اُمّت کے ہاتھ میں نہیں چھوڑا۔

تو یہ کیسے ممکن ہے کہ

بارہویں امامؑ پردۂ غیب میں چلے جائیں اور اپنا کوئی نمائندہ مقرّر نہ کر کے جائیں۔؟
نہیں۔! ایسا ممکن نہیں۔ امام زمانہؑ اپنے نمائندے مقرّر کر کے پردۂ غیب میں گئے ہیں۔

....

وسائل الشیعہ میں شیخ حُرّ عاملیؒ اور اکمال الدین واتمام النعمہ میں شیخ صدوقؒ
حدیث نقل کرتے ہیں کہ امام زمانہؑ نے فرمایا:

حوادثِ واقعہ میں تم ہماری حدیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تمہارے اوپر حجّت ہیں اور میں خدا کی طرف سے اُن پر حجّت ہوں۔۔

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

اجتهاد و تقلید کیا ھے۔؟

کسی بھی موضوع میں جب انسان کوئی مطلب سمجھ نہ سکے اور اسے دوسروں سے اتباعاً اخذ کرے اسے تقلید کہتے ہیں۔البتہ تقلید کے زیادہ تر مواقع ایسے ہیں جہاں تعلیم اور تجربے کی احتیاج ہوتی ہے۔کیونکہ کسی بھی علم سے بے بہرہ افراد، عالم و ماہر و تجربہ کار ہی سے علم کے مسائل حاصل کرتے ہیں۔لہٰذا ایسے افراد کو مقلّد اور عالم و ماہر فن کو اس علم وفن کا مجتہد کہا جاتا ہے۔

شرعی احکام کو سمجھنے اور انہیں حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط کا ہونا ضروری ہے جو سب لوگوں کو میسر نہیں کیونکہ اس بات میں تو شک نہیں ہے کہ ادیانِ آسمانی میں کسی دین نے اپنے پیروکاروں کو حیوانات کی طرح بلا تکلیف نہیں چھوڑا بلکہ کچھ احکام و دستور معین کئے تا کہ ان کا علم حاصل کر کے ان پر عمل کیا جائے۔دین اسلام نے بھی کچھ احکام وقوانین بیان کئے ہیں جن کو قرآنی آیات اور احادیث معصومینؑ سے کافی دِقّت کے ساتھ مخصوص شرائط کو پیش نظر رکھ کر حاصل کیا جاتا ہے۔لہٰذا جو شخص خود تحقیق کرے اور مذکورہ بالا مدارک سے اپنے روزمرّہ کے مسائل کو حاصل کرے وہ مجتہد ہے اور جو شخص اتنی صلاحیت نہیں رکھتا یا اتنا وقت نہیں رکھتا اس کو چاہیئے کہ وہ مجتہد کی پیروی کرے،ایسے شخص کو مقلِّد کہتے ہیں۔

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

تقلید کے مفہوم سے ناآشنائی

معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ تقلید کے منکر ہیں یا تقلید کے حرام ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں وہ اصلاً تقلید کے معنیٰ و مفہوم سے ہی غافل ہیں اور انہوں نے اس بارے میں علماء کی مراد نہیں سمجھی کیونکہ اگر تقلید کے معنیٰ یہ لئے جائیں کہ کوئی مجتہد یہ کہے کہ پیغمبرؐ اور امامؑ کا فرمان یہ ہے اور اس کے مقابلے میں میرا فتویٰ یہ ہے تو ایسے مجتہد کی تقلید بدعت اور حرام ہے۔ کیونکہ احکام کے حصول میں قرآن و سنت کے علاوہ کسی کی بات قابل قبول نہیں۔ لیکن اگر فرض کریں کہ ایک شخص نے سالہا سال کی زحمت و تکلیف کے بعد آیاتِ قرآنی و روایاتِ معصومینؑ سے احکام و قوانینِ الٰہی کو حاصل کیا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے، انہی کی طرف سے کہتا ہے تو اس صورت میں جو شخص کلامِ خدا اور فرامین آئمہؑ سے احکام خدا کو حاصل نہیں کر سکتا اور اس بات کی طاقت و قدرت و وقت بھی نہیں رکھتا وہ اپنے دینی مسائل میں ایسے عالم و مجتہد کی بات مانے تو یقیناً ایسی تقلید نہ فقط عقلاً صحیح ہے بلکہ آئمہؑ کے دستور کے مطابق لازم و واجب ہے۔

پس یہ بات واضح ہو گئی کہ مجتہد کا فتویٰ دراصل خدا، رسولؐ اور آئمہؑ کے فرامین سے حاصل شدہ مطلب کا بیان ہے نہ کہ جس کو اس نے اپنی طرف سے بنا لیا ہو۔ اگر کوئی مجتہد کہے میری رائے اور فتویٰ اس طرح ہے تو اس کا مقصد یہ ہوگا کہ جو کچھ میں نے قرآن و حدیث و فرامینِ آئمہؑ سے سمجھا وہ یہ ہے ورنہ اس کی تقلید، رائے، فتویٰ قابل قبول نہ ہوں گے۔

تقلید کا حکم عقلی ہے

حکمِ تقلید عقلی بھی ہے، تقاضائے فطرت بھی یہی ہے اور روش وطریقۂ عقلاء بھی یہی ہے کہ مثلاً کوئی مریض اگر خود اپنے مرض اور اس کی دوا تشخیص نہ کرسکتا ہو اور اس کے لئے دوسروں کا محتاج ہو اور دوسروں کی طرف رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ بھی نہ ہو تو اس کی عقل یہ فیصلہ کرے گی کہ اسے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور ڈاکٹر جو علاج تجویز کرے اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ اگر ڈاکٹر کے موجود ہوتے ہوئے اس کی طرف رجوع نہ کرے اور خود کتابیں ٹٹول کر اس میں سے اپنے لئے دوا تجویز کرے جبکہ وہ خود اہل فن نہ ہو اور اس کی وجہ سے اس کا مرض بڑھ جائے یا اسے موت آجائے تو عقلاء اس کی مذمت کریں گے اور اس کا کوئی عذر قبول نہ کریں گے۔

اب جبکہ مریض یہ سمجھ کر کہ ڈاکٹر کی تشخیص، بیماری کے اسباب اور اس کے علاج کے طریقے اس کی قدرت و طاقت سے باہر ہیں، ڈاکٹر سے اپنے علاج کی دلیل طلب کرے تو یہ موردِ تنقید واقع ہوگا۔ یعنی عقلاء بھی اس کے اقدام کی مذمت کریں گے۔ یعنی اس میں دلیل طلب کرنا عقل کے خلاف ہوگا۔

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

اجتہاد و تقلید کا قرآن سے ثبوت

قرآن مجید میں سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۲ ہے کہ

’’ مومنین کے لئے اپنے وطن کو تحصیلِ علمِ دین کے لئے چھوڑنا ممکن نہیں ہے پس حتماً ہر گروہ میں سے چند آدمیوں کا تحصیلِ علمِ دین کے لئے جانا ضروری ہے اور جب وہ اپنے وطن واپس آئیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کو دینی احکام کی تعلیم دیں اور انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرائیں شاید وہ ان کی گفتار کی پیروی کرتے ہوئے عذاب الٰہی سے ڈریں ‘‘۔

یہ آیت شریفہ (تفقہ) یعنی تحصیلِ علمِ دین کو بعض افراد کے لئے واجب قرار دینے کے علاوہ ان احکام کو دوسروں تک پہنچانا بھی لازم قرار دے رہی ہے البتہ احکام دین کو حاصل کرنے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے کے ۲ طریقے ہیں جو قابلِ عمل ہیں کہ آیت شریفہ جن کی تائید کر رہی ہے۔

پہلا طریقہ

خود اصل روایت کا حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا۔ غالباً سابقہ زمانے میں اصحابِ معصومینؑ کا طریقہ بھی یہی تھا یہی وجہ ہے کہ ان کو راوی یا ناقلینِ حدیث کہا جاتا تھا اور اسی وجہ سے یہ کہا گیا کہ اس آیت سے خبر واحد کی حجیت بھی ثابت ہوتی ہے۔

دوسرا طریقہ

یہ ہے کہ اس فن کا ماہر عالم دین، آیات و روایات میں غور و فکر کرے اصولی و فقہی قواعد کے ذریعے تجزیہ و تحلیل کرنے کے بعد (جسے اجتہاد کہا جاتا ہے) جس نتیجے پر پہنچے اس کو فتویٰ کی صورت میں دوسروں کو سپرد کرے۔ جیسا کہ آئمہ ھدیٰؑ کے بعض شاگرد بھی ایسے ہی تھے اور بارہویں امامؑ کی غیبت سے لوگوں کو احکام دین پہنچانے کا یہی طریقہ علماء نے اختیار کر رکھا ہے۔

لہٰذا یہ آیت نقل روایت کے حجت ہونے کو بھی اور مجتہد کے فتویٰ کے حجت و معتبر ہونے کو بھی ثابت کر رہی ہے۔

فقہاء و مجتہدین امام حسین علیہ السلام کی نگاہ میں

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا

معاشرے کے تمام معاملات اور شریعت کے تمام احکام
پرعمل درآمد کروانے کا اختیار اُن علماء کے ہاتھ میں ہے
جو خدا کی پہچان کراتے ہیں اور
حلال وحرام کے مسئلوں میں اُس کے اَمین ہیں۔۔

(تحف العقول ص ۱۲۹)

حسین

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

علماء کی بزم میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک
ایک ہزار سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے
عالم کے چہرے کی طرف نظر کرنا مسجد الحرام میں
ایک سال کے اعتکاف سے زیادہ محبوب ہے
اور علماء کی زیارت کرنا اللہ کے نزدیک خانۂ کعبہ کے گرد
ستّر طواف سے زیادہ محبوب اور ستّر قبول حج اور عمرہ سے افضل ہے
اللہ تعالیٰ اس کے ستّر درجے بلند کر دیتا ہے
اور اس کے اوپر رحمت نازل کرتا ہے
نیز ملائکہ گواہی دیتے ہیں کہ اس کے لئے جنت واجب ہے۔

(علم و حکمت۔ آقائے محمد محمدی رے شہری)

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim

تقلید

۱۔ ہر عام شخص کیلئے تقلید کرنا واجب ہے ۔ [✓]

۲۔ ایک عام شخص بھی پہچان سکتا ہے کہ کون شخص مجتہد ہے یا اعلم ہے ۔ [✗]

۳۔ ہم آج بھی علامہ حلّی یا علامہ مجلسیؒ کی تقلید کر سکتے ہیں ۔ [✗]

۴۔ اپنے علاقے کے کسی بھی مشہور عالم کی تقلید کی جا سکتی ہے ۔ [✗]

۵۔ جس مجتہد کے فتاویٰ آسان ہوں اسکی تقلید کرنا زیادہ بہتر ہے ۔ [✗]

۶۔ ہمارے مجتہد کے فتویٰ پر عمل اگر ہمیں مشکل لگ رہا ہو تو کسی دوسرے مجتہد کا فتویٰ اگر آسان ہو تو اسکی بات مان لینی چاہیئے ۔ [✗]

۷۔ شوہر جسکی تقلید میں ہو بیوی کو بھی اُسی کی تقلید کرنی چاہیئے ۔ [✗]

۹۔ جو بچے ابھی بالغ ہوئے ہوں اُن کیلئے تو ضروری ہے کہ وہ اُن کی تقلید کریں جن کی تقلید ان کے والدین کرتے ہیں ۔ [✗]

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم
www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائم

سوال : وہ لوگ کیا کہلاتے ہیں جو مجتہد یا اعلم کی پہچان کر سکتے ہیں؟

جواب : اھلِ خِبرہ ۔

۱۔ میراث کی تقسیم میں مرنے والے کی تقلید نہیں بلکہ وارثوں کی تقلید دیکھی جائے گی اور ان کے مطابق تقسیم ہوگی۔ [✓]

۲۔ علاّمہ حلیؒ اور ان کے بیٹے نابالغیت کے زمانے ہی میں مجتہد بن گئے تھے۔ [✓]

۳۔ مستحبات و مکروہات میں بھی اپنے ہی مجتہد کے فتویٰ کو دیکھنا چاہیئے۔ [✓]

۴۔ وہ شخص جس پر خدا شرعی ذمّہ داری ڈالتا ہے، وہ **مکلّف** کہلاتا ہے۔ [✓]

۵۔ پروردگار (جو شرعی ذمّہ داری انسانوں پر ڈالتا ہے) **مکلِّف** کہلاتا ہے۔ [✓]

۶۔ آقائے خوئیؒ کے فتویٰ میں اگر کوئی مسئلہ پوچھے تو ہم جس کی تقلید میں ہیں اس کے مطابق صحیح مسئلہ بتا سکتے ہیں سوال پوچھنے والے کی تقلید پوچھنا ضروری نہیں ہے۔ [✓]

www.facebook.com/madrasatulqaaim

MADRASA-TUL-QAAIM (A.S.)
مدرسۃ القائمؑ

اجتہاد و تقلید

سوال : اگر اپنے مرجع کے مسائل مشکل لگیں تو کیا تقلید تبدیل کی جا سکتی ہے؟

جواب : جی نہیں۔

سوال : کیا کسی اہم معاملے پر اپنے مجتہد کو چھوڑ کر فقط اس مسئلے میں کسی اور مجتہد کی بات مانی جا سکتی ہے جبکہ ان کا فتویٰ ہمارے مجتہد کے خلاف ہو؟

جواب : جائز نہیں ہے کہ ایسا کریں۔

سوال : اگر ہمارے مجتہد کا تحفہ پر خمس واجب ہونے کا فتویٰ ہو اور دوسرا بڑا مجتہد قائل نہ ہو تو کیا اس مسئلے میں خمس بچانے کے لئے دوسرے مجتہد کی بات مانی جا سکتی ہے؟

جواب : جی نہیں۔

سوال : اگر تقلید کے بعد یقین ہو جائے کہ میری تحقیق غلط تھی اور اہلِ خبرہ کی نزدیک دوسرا مجتہد اعلم ہے تو کیا ذمّہ داری ہے؟

جواب : اس صورت میں صحیح تحقیق کے بعد تقلید تبدیل کی جا سکتی ہے۔

سوال : عید الفطر منانے کے لئے اپنے مجتہد کا فتویٰ دیکھیں یا اس شہر یا ملک کے دیگر لوگوں کے ساتھ ہی عید منا لیں؟

جواب : عید کے لئے بھی اپنے مجتہد کے فتویٰ کے مطابق ہی عمل کرنا ضروری ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی یا اکثریت کو دیکھ کر عمل کرنا صحیح نہیں ہے۔